سوال

(147) کیا امام بھی (ربنا ولک الحمد) کہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

بعض احادیث میں ہے کہ جب امام (سمع اللہ لمن حمدہ) کہے تو تم (ربنا ولک الحمد) کہو تو کیا امام رکوع سے اٹھتے ہوئے (سمع اللہ لمن حمدہ) کے بعد (ربنا ولک الحمد) بھی کہے گا یا صرف (سمع اللہ لمن حمدہ)؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جن احادیث میں ہے کہ جب امام (سمع اللہ لمن حمدہ) کہے تو تم (ربنا ولک الحمد) کہو، ان سے مقصود صرف یہ ہے کہ مقتدی امام کے تسمیع (سمع اللہ لمن حمدہ) کے بعد (ربنا ولک الحمد) کہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد واذا سجد فاسجدوا واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون) (بخاري، الاذان، ايجاب التكبير و افتتاح الصلاة، ح: 734)

''امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہذا جب وہ تکبیر کہے گا تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ (سمع اللہ لمن حمدہ) کہے تو تم (ربنا ولک الحمد) کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

اس حدیث میں آنے والے لفظ فقولوا میں حرف فاء تعقیب کے لیے ہے یعنی امام کے (سمع اللہ لمن حمدہ) کے متصل بعد مقتدی کو (ربنا ولک الحمد) کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی معنی کی حدیث انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس کے بارے میں علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

یہاں یہ بات یاد رہے کہ اس حدیث کا مقصد یہ بتانا نہیں کہ امام اور مقتدی اس موقع پر کیا کہیں بلکہ محض یہ بتانا کہ مقتدی کی (ربنا ولک الحمد) امام کی (سمع اللہ لمن حمدہ) کے بعد ہونی چاہیے۔ (صفة صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ص: 135)

مزید برآں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (سمع اللہ لمن حمدہ) کے بعد قومے میں (ربنا ولک الحمد) کہنا بھی ثابت ہے۔ چند احادیث درج ذیل ہیں:

1۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذاقام إلى الصلاة يكبر حين يقوم، ثم يكبر حين يركع، ثم يقول: سمع الله لمن حمده، حين يرفع صلبه من الركعة، ثم يقول وهوقائم: ربنا ولك الحمد، ثم يكبر حين يهوي، ثم يكبر حين يرفع رأسه، ثم يكبر حين يسجد، ثم يكبر حين يرفع رأسه، ثم يفعل ذلک فی صلاته کلها، حتی يقضيها، ويكبر حين يقوم من الثنتين بعدا لجلوس (بخاري، الاذان، التكبير اذاقام من السجود، ح: 789)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع کرتے تب بھی تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو (سمع اللہ لمن حمدہ) کہتے اور کھڑے ہی کھڑے (ربنا ولک الحمد) کہتے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے (سجدہ کے لیے) جھکتے، پھر جب سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب (دوسرے) سجدہ کے لیے جھکتے تب تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب بھی تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز پوری کر لیتے تھے۔ قعدہ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے۔''

قعدہ اولی سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہنے کا تذکرہ حدیث مذکورہ میں بیان کردہ نماز کے فرض نماز ہونے کا قرینہ ہے۔ نوافل کی ادائیگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر کرتے تھے۔

2۔ عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے اٹھتے تو یہ پڑھتے:

(سمع الله لمن حمده اللهم ربنالک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شيء بعد) (مسلم، الصلوة، مايقول اذارفع راسه من الركوع، ح: 476)

''اللہ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔ اللہ! ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تمام آسمان بھر کر، زمین بھر کر اور اس بعد وہ چیز بھر کر جسے تو چاہے۔''

3۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو یہ کلمات پڑھتے:

(ربنالک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شيء بعد، اهل الثناء والمجداحق ماقال العبد وكلنالک عبد، اللهم لامانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذاالجد منک الجد) (ايضا، ح: 477)

''ہمارے پروردگار! ہر قسم کی تعریف صرف تیرے لیے ہے آسمانوں اور زمین اور ہر اُس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے اور بندے نے جو تیری تعریف اور بزرگی کی وہ تیرے لائق ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تُو نے دی اور کوئی دینے والا نہیں اس چیز کو جو تُو نے روک دی اور دولت مند کو دولت مندی تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

اس قسم کی اور بھی کئی دعائیں ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ربنالک الحمد یا ربنا ولک الحمد یا اللھم ربنا ولک الحمد وغیرہ کلمات پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

سوال میں جن احادیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان سے یہ لازم نہیں آتا کہ (سمع اللہ لمن حمدہ) کے بعد امام (ربنا ولک الحمد) وغیرہ کلمات نہ کہے، کیونکہ یہ احادیث ان احادیث کے مشابہ ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب امام وَلَا الضَّالِّين ۷ کہے تو تم آمین کہو۔ لوگوں کو آمین کہنے کا حکم دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ امام آمین نہ کہے۔ دیگر احادیث سے امام کے آمین کہنے کا ثبوت ملتا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اذاامن الامام فامنوا) (بخاري، الاذان، جهر الامام بالتامين، ح: 780)

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔''

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال : «وَلَا الضَّالِّينَ» قرأ : «أمين» ورفع بها صوته (ابوداؤد، الصلاة، التامين وراء الامام، ح: 932، الترمذي، الصلاة، ما جاء في التامين، ح: 248

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (وَلَا الضَّالِّينَ) پڑھتے تو آمین کہتے، آپ آمین بلند آواز سے کہتے تھے۔''

توجس طرح حدیث 'جب امام وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو' کی وضاحت مذکورہ بالا احادیث سے ہو جاتی ہے اسی طرح ''جب امام (سمع اللہ لمن حمدہ) کہے تو تم (ربنا ولک الحمد) کہو'' کی وضاحت بھی ان احادیث سے ہو جاتی ہے جن میں اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (سمع اللہ لمن حمدہ) کے بعد قومہ میں (ربنا ولک الحمد) وغیرہ کلمات پڑھتے تھے۔ لہذا امام کو (سمع اللہ لمن حمدہ) کے بعد قومہ میں یہ کلمات بھی پڑھنے چاہئیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اذان و نماز، صفحہ:378

محدث فتویٰ